ندائے ایمان

(۱)

از

سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد
خلیفۃ المسیح الثانی

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ - ھُوَالنَّاصِرُ

ندائے ایمان

(نمبر۱)

اے بھائیو! آپ کو معلوم ہو گا کہ آج سے قریباً پچاس سال پہلے حضرت مرزا غلام احمد صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام بانی سلسلہ احمدیہ نے اللہ تعالیٰ سے الہام پا کر دنیا کی اصلاح کا کام شروع کیا تھا۔ آپ اس امر سے ناواقف نہیں ہو سکتے کہ جس وقت خدا تعالیٰ کے اس بہادر نے اسلام کی خدمت کا بیڑا اٹھایا تھا' اس وقت کیا اپنے اور کیا پرائے سب کے سب اس کی مخالفت پر کمربستہ ہو گئے تھے حتیٰ کہ خود اس کے عزیز اور نہایت قریبی رشتہ دار تک اس کو تباہ اور برباد کرنے کے لئے کوشاں تھے اور اسے ثواب کا موجب اور رضائے الٰہی کا باعث خیال کرتے تھے۔ ہر ایک جو اس زمانہ کے حالات سے آگاہ ہے بیان کرے گا کہ اس وقت لوگوں کا یہی خیال تھا کہ اگر مرزا غلام احمد صاحب نے اپنے دعویٰ سے توبہ نہ کی تو ان کی تباہی ایک قلیل عرصہ میں یقینی اور قطعی ہے۔ اور بہت تھے جنہوں نے اپنے خیالوں سے آپ کی تباہی کے متعلق وقت کی تعیین بھی کر دی تھی اور علی الاعلان لاف زنی کرتے تھے کہ دو یا تین سال میں آپ کا نام و نشان تک مٹ جائے گا اور آپ کا دعویٰ ایک قصہ اور کہانی ہو جائے گا۔ یہ لاف زنیاں اگر منہ کی باتوں تک رہتیں تب بھی بات تھی لیکن ان لوگوں نے اپنے ان دعووں کو پورا کرنے کے لئے عملاً بھی سارا زور لگایا اور مخالفت میں کوئی کسر باقی نہ رکھی۔ وہ لوگ جو ایک مجلس میں بیٹھنا حرام سمجھتے تھے آپ کی مخالفت میں سگے بھائیوں سے بھی زیادہ متحد نظر آنے لگے اور جن مذاہب کے لوگ ایک دوسرے کی گردنیں کاٹتے نظر آتے تھے آپ کو نقصان پہنچانے کی خاطر

ایک دوسرے کی پیٹھ ٹھونکنے والے بن گئے۔ زمین جور اور ظلم سے بھر گئی اور آسمان انسان کی تعدی اور دست درازی کے قصے دیکھ کر تاریک ہو گیا اور تاریکی کے فرزندوں نے خیال کر لیا کہ وہ اس شمع کو جسے خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے جلایا تھا بجھانے میں جلد کامیاب ہو جائیں گے لیکن باوجود تمام مذاہب کی متفقہ کوششوں کے اور حالات کی نامساعدت کے آپ ہر قسم کے گزند سے محفوظ رہے اور اللہ تعالیٰ نے آپ کے قدم کو استوار اور مضبوط رکھا۔

جس وقت آپ کے ہم قوموں اور ہم مذہبوں اور رشتہ داروں اور عزیزوں نے آپ کا ساتھ چھوڑ دیا اس وقت خدا تعالیٰ جو تمام وفاداروں سے بڑھ کر وفادار اور تمام دوستوں سے بڑھ کر دوست ہے آپ سے پہلے کی نسبت بھی زیادہ پیار کرنے لگا۔ اور اس کی مصفّٰی وحی بارش کی طرح آپ پر نازل ہونے لگی۔ اور اس کے ذریعہ سے اس نے آپ کے دل کو مضبوط کرنا شروع کیا اور کہا کہ جس طرح تُو میرے نام کے لئے تکلیف اٹھا رہا ہے اور بدنام کیا جا رہا ہے اور لوگ تجھ سے دشمنی کر رہے ہیں اور اپنے عزیز تجھے چھوڑ رہے ہیں اور کسی جُرم کی وجہ سے نہیں بلکہ محض اس لئے کہ تُو اسلام کی عظمت دنیا میں قائم کرنا چاہتا ہے تیری عزت پر حملے کئے جاتے ہیں اور تیری عیب جوئی کے لئے ہر ایک ناواجب ذریعہ اختیار کیا جاتا ہے میں تیرے نام کو بلند کروں گا اور ایک بڑی جماعت اسلام پر فدا ہونے والوں کی تجھے دوں گا۔ اور میرے فرشتے میری طرف سے درود اور سلام لیکر تجھ پر نازل ہونگے اور ایک بڑی قوم تجھ سے پیدا ہوگی اور آدم کی طرح ایک نئی دنیا کا تُو باپ بنے گا اور تیرے دشمن ذلیل اور خوار ہونگے۔ اور جن جن راہوں سے وہ تجھ پر حملہ کریں گے انہیں راہوں سے اور ان کے علاوہ اور ایسی راہوں سے بھی جو ان کے وہم و گمان میں بھی نہ ہونگی ان پر حملہ کروں گا اور ان کے منصوبے ان کے منہ پر ماروں گا۔ اور ایک یارِ وفادار کی طرح تیرے پہلو بہ پہلو کھڑا ہو کر تیرے دشمنوں سے جنگ کروں گا اور جو تجھ پر وار کرے گا میں اس پر وار کروں گا لیکن وہ جو تیرا دوست اور ساتھی ہو گا میں اسے عزت دوں گا اور اس پر اپنا نور ڈالوں گا اور اپنی برکتوں سے اسے حصۂ وافر دوں گا۔ اور اپنے دین کا علم اسے عطا کروں گا۔ اور دین اسلام کا سپاہی اسے بناؤں گا اور ایسا ہو گا کہ تیرا نام دنیا میں سورج اور چاند کی طرح چمکے گا اور دن بدن تیرا اور تیری جماعت کا قدم ترقی کے زینہ پر بلند ہوتا چلا جائے گا۔

جوں جوں یہ الہامات آپ کی طرف سے شائع ہوتے تھے مخالف اپنی مخالفت میں اور بھی

بڑھتے چلے جاتے تھے اور ہر طرح کوشاں تھے کہ آپ کو جھوٹا ثابت کریں لیکن خدا کی باتوں کو کون ٹال سکتا تھا۔ باوجود ان سب مخالفانہ تدابیر کے جو آپ کے مخالفوں نے آپ کے خلاف استعمال کیں آپ کی صداقت لوگوں پر ظاہر ہونی شروع ہوئی اور روحانی مُردے آپ کے ہاتھوں سے زندہ ہونے لگے۔ اور وہ جو پہلے بہرے تھے اب سننے لگے اور جو پہلے اندھے تھے اب دیکھنے لگے اور جو پہلے روحانی کوڑھ میں مبتلا تھے اب ان کے جسم چاند کی طرح منور نظر آنے لگے اور ایک یہاں سے اور ایک وہاں سے اور ایک قریب سے اور ایک دور سے خدا کی قرناء کی آواز سن کر دوڑ پڑا یہاں تک کہ آہستہ آہستہ بالکل اسی طرح جس طرح کہ قدیم سے خدا کے نبیوں سے ہوتا چلا آیا ہے ایک جماعت اس خدا کے بہادر کے گرد جمع ہو گئی اور اسلام کا سپہ سالار اور محمد رسول اللہ ﷺ کا جاں نثار اپنے فدائیوں کے جُھرمٹ میں ایک جوان رعنا دولہا کی طرح اسلام کی حفاظت کے لئے آگے بڑھا۔ اور تم نے بھی دیکھا اور باقی دنیا نے بھی دیکھ لیا کہ وہی جسے کافر و زندیق کہا جاتا تھا اسلام کا علمبردار ثابت ہوا۔ اور وہی جسے اسلام کا دشمن کہا جاتا تھا اس کی حفاظت کا واحد ذمہ وار نظر آیا۔ جب عالم کہلانے والے اور تصوف کا دم بھرنے والے اپنی روٹیوں کی فکر میں اور اپنے آرام و آسائش کی جستجو میں تھے وہ اور اس کے ساتھی اسلام کی فکر میں اور اس کے دشمنوں کے مقابلہ میں مشغول تھے۔ نہ معلوم اس نے اپنے پر ایمان لانے والوں کے دلوں میں کیا جادو پھونک دیا تھا کہ اسلام کی خدمت کے سوا اور رسول کریم ﷺ کی شان کے بلند کرنے کے سوا ان کو اور کسی بات میں مزا ہی نہیں آتا تھا حتیٰ کہ وہ دن آگیا جب اسلام کو اس کی پوری شان کے ساتھ قائم کر کے اور اس کے جاں نثاروں کی ایک جماعت بنا کر وہ خدا کا پیارا اپنے پیارے سے جا ملا اور اس کے دشمن جو اس کی تباہی کی خوابیں دیکھ رہے تھے منہ دیکھتے کے دیکھتے رہ گئے۔ مگر اب بھی ایک امید پر ان کا سہارا تھا اور وہ یہ کہ شاید اس کے مرنے کے بعد اس کا کام تباہ ہو جائے گا اور اس کی جماعت جو اس کی لسانی اور اس کی جادو بیانی کی وجہ سے اس کے گرد جمع ہو گئی تھی اب پراگندہ ہو جائے گی لیکن زمانہ نے ظاہر کر دیا کہ یہ خیال بھی ایک فریب سے زیادہ حقیقت نہ رکھتا تھا۔ جس طرح ایک مضبوط درخت روز بروز جڑیں پکڑتا جاتا ہے اس کی جماعت بھی مضبوط ہوتی جا رہی ہے اور آثار بتا رہے ہیں کہ مضبوط ہوتی چلی جائے گی۔ اور اسلام کی محبت رکھنے والے دل اور اس کی نیکی چاہنے والے دماغ اس زمانہ کے موعود کی عقیدت کی مہمان نوازی کے لئے اپنے دروازے کھول دیں گے تاکہ اسلام کے غلبہ پانے کا زمانہ جلد سے جلد آئے اور کفر ایک

ناپاک چیز کی طرح دنیا سے اٹھا کر پھینک دیا جائے۔

مبارک ہیں وہ جو اس دن کے لانے میں پیش قدمی کریں اور خدا کی آواز کو دوسروں سے پہلے قبول کریں۔ پس اے بھائیو! اس اشتہار کے ذریعہ سے میں آپ کو توجہ دلاتا ہوں کہ حق کو قبول کرنے میں جلدی کرنی چاہئے اور خدا کی آواز سے بے پروائی نہیں برتنی چاہئے کیونکہ کیا معلوم ہے کہ موت کب آجائے گی اور ہمارے اعمال کے زمانہ کو ختم کر دے گی۔ اور اگر خدانخواستہ ایسا ہوا کہ آپ اس عظیم الشان کام کے متعلق آج اور کل ہی کرتے رہے اور ایمان کا وقت گذر گیا اور موت کی گھڑی آگئی تو بتائیں کہ اس وقت کیا چارہ کار ہو گا۔ نہ پچھتانا کچھ مفید ہو گا اور نہ گریہ و زاری کچھ نفع دے گی۔ آخر کونسی دلیل ہے جس کے آپ منتظر ہیں اور کونسا نشان ہے جس کی آپ کو جستجو ہے۔ مسیح موعود کے متعلق جو کام بتایا گیا تھا وہ آپ کے ہاتھوں سے پورا ہو رہا ہے اور اسلام ایک نئی زندگی پا رہا ہے۔ پس جلدی کریں اور مسیح موعود کو قبول کر کے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث ہوں۔

لیکن اگر آپ ان لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے ابھی تک اس معاملہ پر غور ہی نہیں کیا تو بھی میں آپ کو توجہ دلاتا ہوں کہ جلد تحقیق کی طرف متوجہ ہوں اور مندرجہ طریقوں میں سے ایک کو اختیار کریں۔

۱۔ جو سوالات آپ کے نزدیک حل طلب ہوں انہیں اپنے قریب کے احمدیوں کے سامنے پیش کر کے حل کرائیں۔

۲۔ اگر آپ کے پاس کوئی احمدی جماعت نہ ہو تو مجھے اپنے سوالوں سے اطلاع دیں۔

۳۔ اپنے علاقہ میں جلسہ کر کے احمدی مبلغ منگوا کر خود بھی سلسلہ احمدیہ کی صداقت کے دلائل سنیں اور دوسروں کو بھی اس کا موقع دیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو اور آپ کو اپنے نور کے قبول کرنے کی توفیق عنایت فرمائے۔

خاکسار

مرزا محمود احمد

خلیفۃ المسیح الثانی

امام جماعت احمدیہ

قادیان۔ ضلع گورداسپور۔ پنجاب

۱۵۔ جنوری ۱۹۳۰ء